2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

2.1 عمومی جائزہ

اسٹیٹ بینک ان شعبوں کی ترقی کے لیے کوشاں ہے جن کا معاشی ومعاشرتی بہتری میں اہم حصہ ہے لیکن وہ مالی منڈیوں تک رسائی کے لحاظ سے ابھی تک پسماندہ ہیں۔ اسٹیٹ بینک میں یہ کام ترقیاتی مالیات گروپ (ڈی ایف جی) انجام دیتا ہے جو انفراسٹرکچر، مکانات و ایس ایم ای مالکاری اور زرعی قرضہ و خرد مالکاری کے شعبوں پر مشتمل ہے۔ ڈی ایف جی نے مالی سال 11ء کے دوران ملک میں مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں مالی منڈیوں اور ان کے صارفین کی آگاہی کا پروگرام، خطرات سے بچنے کی اسکیموں پر عملدرآمد، تحقیق و تربیت اور بلا دفتر بینکاری کی نمو کو بڑھانا شامل ہیں۔

2.2 شعبہ انفراسٹرکچر، مکانات و ایس ایم ای مالکاری

2.2.1 چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای)

پاکستان میں 3.2 ملین معاشی ادارے موجود ہیں جن میں سے 99 فیصد چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار ہیں لیکن آخر جون 2011ء تک ایس ایم ایز کا واجب الادا قرضہ صرف 292.5 ارب روپے تھا۔ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 2.3 فیصد کم ہے۔ مقامی بینکوں کے قرضہ جزدان میں اس کا حصہ صرف 8.2 فیصد بنتا ہے۔ تقریباً دو لاکھ ایس ایم ایز (مجموعی ایس ایم ایز کا تقریباً 5 فیصد) کو قرضے دیے گئے جس سے اس شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

2008ء سے ایس ایم ایز کو قرضوں کی فراہمی میں کمی کا سبب اس میں معاشی دھچکے برداشت کرنے کی کمزور صلاحیت ہے۔ ایک جانب، بلند (اور بڑھتی ہوئی) شرح سود، گرانی میں اضافہ، توانائی کی قلت وغیرہ جیسے مسائل ایس ایم ایز کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کی طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنے اور دوسری جانب اس شعبے میں غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر 33 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ گئے جس کی وجہ سے بینکوں نے اس شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں کمی کر دی۔ اس کا ایک اور سبب حکومت کی جانب سے قرضوں کی طلب میں اضافہ ہے۔ ایس ایم ای شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں میں مالی سال کے دوران 8.3 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ بینکوں کے مجموعی غیر ادا شدہ قرضے 26.2 فیصد بڑھ گئے جس کی وجہ سے انہوں نے ایس ایم ایز کو قرضے جاری کرنے میں محتاط رویہ اختیار کیا۔

ایس ایم ای شعبے کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں سے اہم کاوشوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- اسٹیٹ بینک نے 2010ء میں چھوٹے اور دیہی کاروبار کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم متعارف کرائی تھی۔ فروری 2011ء میں بینکوں کی مشاورت سے اس میں تبدیلیاں کی گئی۔
- اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کی استعداد کاری کے ساتھ ساتھ رسمی بینکاری نظام سے وسیع تر استفادے کی حوصلہ افزائی کے لیے بینکوں اور ایس ایم ایز کی آگاہی کے پروگرام بھی منعقد کیے۔
- اسٹیٹ بینک نے عالمی مالی کارپوریشن (آئی ایف سی) کے اشتراک سے معیشت میں ایس ایم ایز کے دس اہم کلسٹرز کا خاکہ تیار کیا۔ اس خاکے میں مارکیٹ کی جانچ، خطرات کی جانچ، مجوزہ بینکاری مصنوعات کا جائزہ وغیرہ شامل تھے۔ اسٹیٹ بینک نے لمز (LUMS) کو بھی پنکھے کے کلسٹر کا ایک سروے سونپا ہے جسے جلد جاری کر دیا جائے گا۔

2.2.1.1 اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتیں

ملک کے برآمدی شعبوں کو سہولت اور صنعتی شعبے میں طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنی نو مالکاری اسکیموں میں مسلسل بہتری لاتا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے نو مالکاری سہولتوں کے مارک اپ کی شرح اور مالکاری کی زراعانت پر مبنی شرحوں سے مارکیٹ میں آنے والے بگاڑ کو بتدریج حقیقت پسندانہ بنانے کی حکمت عملی پر عملدرآمد جاری رکھا۔

2.2.1.2 برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس)

30 جون 2011ء تک ای ایف ایس کے تحت واجب الادا قرضے 190.5 ارب روپے تھے جو اس میں مالی سال 11ء کے دوران 190.5 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال 11ء کے دوران ای ایف ایس کے تحت 496 ارب روپے دیے گئے جبکہ گذشتہ برس 472 ارب روپے دیے گئے تھے۔ سب سے زیادہ رقم (119.4 ارب روپے) ٹیکسٹائل شعبے کو دی گئی جس میں بڑا حصہ (30.9 ارب روپے) تیار ملبوسات کی برآمدات کو ملا۔

2.2.1.3 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف)

طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت 30 جون 2011ء تک 251 قرض گیروں کے ذمے واجب الادا قرضوں کی مالیت 26.6 ارب روپے تھی جس میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 16.9 ارب روپے (64 فیصد) تھا جو 211 قرض گیروں کے ذمہ واجب الادا تھا۔ برآمدی منصوبوں کے لیے طویل مدتی مالکاری کی سہولت (ایل ٹی ایف ای او پی) کے تحت 9.6 ارب روپے کی رقوم واپس کی گئیں جبکہ 30 جون 2011ء تک خالص واجب الادا قرضے 16.2 ارب روپے تھے۔

2.2.2 مکاناتی مالکاری کی منڈی

پاکستان میں بیشتر مکانات کے لیے رقوم ذاتی ذرائع سے مہیا کی جاتی ہیں۔ مالی ادارے مکانات کی تعمیر کی صرف 1 تا 2 فیصد ضروریات پوری کرتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ غیر رسمی قرض گار ایسے سودوں کے لیے تقریباً 10 تا 12 فیصد رقوم فراہم کرتے ہیں۔ 2008ء تک شاندار نمو کا مظاہرہ کرنے کے بعد مکانات کے شعبے میں کمی کا رجحان دیکھا جارہا ہے۔ 30 جون 2011ء تک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی مجموعی واجب الادا رقوم 61.9 ارب روپے تھیں جبکہ 30 جون 2010ء کو یہ 70.3 ارب روپے تھیں (تقریباً 12 فیصد کمی)۔ واجبات رکھنے والے قرضوں کی مجموعی تعداد 30 جون 2010ء کے 101,632 سے کم ہوکر 95,553 رہ گئی ہے یعنی 6 فیصد کمی ہوئی۔ جہاں تک غیر ادا شدہ قرضوں کا تعلق ہے وہ سال میں 7.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر (30 جون 2011ء تک) 18.7 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔

ملکی معیشت کی ترقی میں مکانات کے شعبے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے جو اقدامات کیے انہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

- رہن نو مالکاری کمپنی (ایم آر سی) کا قیام۔ توقع ہے کہ یہ جلد انکارپوریٹ ہوجائے گی۔
- مکاناتی مالکاری کے رہنما خطوط کا مسودہ تیار کرلیا گیا ہے اور فریقوں کی جانب سے اس کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ توقع ہے کہ انہیں جلد جاری کردیا جائے گا۔
- مکانات/رہن مالکاری کے محتاطیہ ضوابط پر بھی فریقوں کی مشاورت سے نظر ثانی کی جارہی ہے۔
- ریئل اسٹیٹ کو ترقی دینے والوں کو مالکاری کی فراہمی میں بہتری لانے کے امور زیر غور ہیں۔
- رہن مالکاری کے متعلق مقامی بینکوں کے لیے استعدادکاری پروگرام مختلف شہروں میں منعقد کیے گئے۔

2.2.3 انفرااسٹرکچر مالکاری کی منڈی

انفرااسٹرکچر مالکاری کے قرضوں کا حجم آخر جون 2010ء کے 260 ارب روپے سے بڑھ کر آخر جون 2011ء میں 290 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس طرح اس میں 11.5 فیصد کا اضافہ ہوا جس میں توانائی کے شعبے کے قرضوں کا بڑا حصہ ہے۔ بجلی کی پیداوار کا جز دان آخر جون 2010ء میں 146 ارب روپے تھا جو آخر جون 2011ء میں بڑھ کر 186 ارب روپے ہوگیا۔ کمرشل بینکوں نے انفرااسٹرکچر منصوبوں کی مالکاری کے لیے رقوم فراہم کیں جبکہ اس ضمن میں ترقیاتی مالی اداروں کا کردار مایوس کن رہا کیونکہ انفرااسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کی مجموعی واجب الادا رقوم میں ان کا حصہ صرف 2 فیصد بنتا ہے۔

2.3 شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری

2.3.1 زرعی مالکاری کی منڈی

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 11ء میں بینکوں کے لیے زرعی قرضے کا اشارتی ہدف 270 ارب روپے مقرر کیا تھا۔ یہ ہدف مالی سال 10ء کے دوران تقسیم کیے گئے 248 ارب روپے

سے 8.8 فیصد زیادہ تھا۔ مجموعی ہدف میں کمرشل بینکوں کو 181.3 ارب روپے، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (زیڈ ٹی بی ایل) کو 81.8 ارب روپے اور پنجاب صوبائی کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کے لیے 6.9 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ مالی سال 11ء کے دوران بینکوں نے سالانہ ہدف کا 97.4 فیصد یا 263 ارب روپے کی رقم تقسیم کی جبکہ گذشتہ برس ہدف کے 95.4 فیصد یا 248 ارب روپے تقسیم کیے گئے تھے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں زرعی قرضوں کی تقسیم میں 14.9 ارب روپے یا 6.1 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ یہ کامیابی سب سے بڑے تخصیصی بینک زیڈ ٹی بی ایل کی جانب سے رقوم کی تقسیم میں تقریباً 14 ارب روپے کی کمی کے باوجود حاصل ہوئی جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ نمو میں اہم حصہ کمرشل بینکوں کے قرضوں کا ہے جو منڈی کی شرح سود پر زرعی قرضہ دے رہے ہیں۔

2.3.1.1 زرعی قرضوں کی ترقی کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ملک میں زرعی/دیہی مالکاری کو فروغ دینے کے متعدد اقدامات کیے۔ ان میں دیگر کے علاوہ زرعی یونیورسٹیوں/شعبوں کے طلبہ کے لیے اسٹیٹ بینک میں جولائی 2010ء سے چھ ہفتے کا ایک تخصیصی انٹرن شپ پروگرام، کراچی، لاہور، ملتان اور اسلام آباد میں بینکوں کے قرضہ جاتی انتظام کے شعبوں (سی اے ڈی) اور شعبہ انتظام خطر (آر ایم ڈی) کے لیے تربیتی ورکشاپس، زرعی قرضوں تک رسائی کو بڑھانے کے لیے بینکوں، اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی ایس سی میں آگاہی پیدا کرنے/استعداد کاری کے لیے اگست 2010ء میں یوتریخت ہالینڈ میں روبو بینک انٹرنیشنل مشاورتی خدمات (آر آئی اے ایس) کے اشتراک سے زرعی مالکاری کے متعلق ایک ہفتے کی تربیتی ورکشاپ منعقد کی گئی، بینکوں کے اشتراک سے زرعی قرض گاری کے طریقوں اور دستاویزیت کو بہتر بنانے کے اقدامات اور زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد اور زرعی یونی ورسٹی ٹنڈو جام کے تعاون سے زرعی مالکاری پر سیمینارز منعقد کیے گئے۔

2.3.2 خرد مالکاری کی منڈی

خرد مالکاری کے شعبے میں نمو کا رجحان جاری ہے اور اس کا جزدان بڑھ کر 2.1 ملین قرض گیروں تک پہنچ گیا ہے جن کے قرضوں کا اوسط حجم 20,000 روپے ہے۔ خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کی امانتیں آخر جون 2011ء تک 11 ارب روپے تھیں۔ حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک نے نجی شعبے کو خرد مالکاری کی ایک متحرک منڈی بنانے کے لیے بعض پالیسی اقدامات کیے۔ ان اقدامات کے فوائد سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں اور حال ہی میں ایم ایف بیز نے ترسیلات زر، حکومت اور افراد کو ادائیگیوں اور خرد بیمہ وغیرہ کے لیے کئی اداروں سے شراکت داریاں کی ہیں۔ کارکردگی کے اظہاریوں اور ادارہ جاتی ترقی میں بھی خاصی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ 2011ء کی ایک عالمی درجہ بندی میں پاکستان کا خرد مالکاری ضوابطی نیٹ ورک مسلسل دوسرے برس سرفہرست ہے۔

2010ء اور 2011ء کے دوران اسٹیٹ بینک اور صنعت کے فریقوں کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات میں خرد مالکاری کے لیے مخصوص کریڈٹ انفارمیشن بیورو (سی آئی بی) کا کامیاب آغاز، پوری صنعت میں نچلی سطح کا تربیتی پروگرام، مالی خواندگی کی ملک گیر مہم کے لیے ایم ایس بیرنگ پوائنٹ کی خدمات حاصل کی گئیں، اور یہ سکام کو ملک بھر میں ایم ایف بی کے طور پر کام کرنے کی اجازت دینا، این آر ایس پی کے خرد بینکاری آپریشنز کی شروعات، اے ایس اے اور بی آر اے سی نامی دو بنگلہ دیشی خرد مالکاری بینکوں کے کام میں پیش رفت اور تعمیر بینک کی جانب سے 15,829 ایجنٹوں کا ملک گیر نیٹ ورک تیار کرنا شامل ہیں۔ ابتدائی کامیابی کے باوجود خرد مالکاری کے شعبے کو حالیہ سیلابوں اور بارشوں کے باعث مشکلات کا سامنا ہے جس کی وجہ سے بڑے ایم ایف بیز کو قرضوں میں نقصانات ہو رہے ہیں۔

2.3.2.1 مالکاری تک رسائی میں بہتری

اسٹیٹ بینک حکومت اور امدادی ایجنسیوں کے فنڈز سے چلنے والے پروگراموں کے نفاذ کے ذریعے مالی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کا مقصد پائیدار ماڈلز کے ذریعے معاشرے کے بینکاری سہولتوں سے محروم افراد خصوصاً غریب اور پسماندہ آبادی تک مالی خدمات کو توسیع دینا ہے۔

مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی) کے تحت اسٹیٹ بینک نے کامیابی سے منڈی میں کئی اقدامات کیے جن میں برطانیہ کے تعاون سے 10 ملین پاؤنڈ کی ایک خرد مالکاری قرضہ ضمانت سہولت (ایم سی جی ایف) کو متعارف کرانا شامل ہے۔ (الف) اس سہولت کے تحت 2.825 ارب روپے جمع کیے گئے جن سے نئے قرض گیروں کو اضافی 180,000 خرد

مالکاری قرضے دینا ممکن ہوسکا (ب) برطانیہ کی جانب سے 10 ملین پاؤنڈ کا ادارہ جاتی مضبوطی فنڈ (آئی ایس ایف): اب تک اس فنڈ کے تحت خرد مالکاری فراہم کرنے والے دس اداروں کے لیے 492.8 ملین روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ ادارہ جاتی مضبوطی کے لیے آئی ایس ایف کے کل 14 منصوبے منظور کیے گئے جن میں انسانی وسائل کی ترقی، اطلاعاتی نظام، مصنوعات کو ترقی دینا، خطرات کے تجزیے، نظام و طریقوں، کاروباری منصوبوں وغیرہ کے متعلق استعداد کاری (ج) چھوٹے و دیہی قرض گیروں کے لیے برطانیہ کی 10 ملین پاؤنڈ کی قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس): دستیاب بنیادی رقوم اور بینکوں کی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 2011ء کے لیے مجموعی طور پر قرضہ ضمانت کی مجموعی حد 3.932 ارب روپے مقرر کی گئی۔ بینک اپنی مختص حدود کو استعمال کررہے ہیں اور اب تک 1630 قرضوں کے لیے منظور شدہ 1.13 ارب روپے کے مقابلے میں 474.576 ملین روپے کی ضمانتی سہولتوں سے استفادہ کرچکے ہیں (د) برطانیہ کا 10 ملین پاؤنڈ کا مالی اختراعات چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) کا قیام مئی 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے منعقد کی گئی حکومت اور عوامی رابطے کی عالمی کانفرنس (جی ٹو پی) کے موقع پر عمل میں آیا۔

اسٹیٹ بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک کے مالی خدمات تک رسائی میں بہتری لانے کے فنڈ (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت ملک گیر مالی خواندگی کے پروگرام (ایف ایل پی) کے ایک پائلٹ منصوبے پر عمل کررہا ہے۔ پائلٹ مرحلے میں کم آمدنی والے 50,000 افراد تک رسائی حاصل کی جائے گی جسے پورے ملک میں پھیلا کر ان کی تعداد 500,000 کر دی جائے گی۔